غزلیں

ڈاکٹر منتظر قائمی

○

میں کتنی جنگ کروں اپنے ہی قبیلے سے
میں تنگ آگیا اس شہر کی فصیلوں سے

نشیبِ زخم سے فریاد کوئی کیا سنتا
پکارتا رہا میں آنسوؤں کے ٹیلوں سے

عبارتوں کی عبارت لہو میں ڈوبی تھی
جو سرگزشت رقم تھی بدن پہ نیلوں سے

اندھیری شب کو بڑھو پیشوائی کو بی بی
کوئی سوار چلا آرہا ہے میلوں سے

وہ ٹھاٹھیں مارتا آنکھوں میں اشک کا دریا
کہیں بلند ہے تسنیم و سلسبیلوں سے

نہ کوئی شورِ تلاطم، نہ ہلکی سی ہلچل
عجب سکوت چلا آرہا ہے جھیلوں سے

جو مانگنا تھا تو خالق سے مانگتی دنیا
جو لو لگائی تو محتاج خود کفیلوں سے

محمود آباد (اودھ) سیتاپور، موبائل: 8127934734

سیفی سرونجی

○

چھوڑ کر تجھ کو نہ ہرگز جاؤں میں
تو مجھے آواز دے تو آؤں میں

مجھ میں آجائے اگر تیری ادا
پھر نہیں ممکن کہ دھوکا کھاؤں میں

جھوٹ نے مجھ کو کیا رسوا بہت
سچ کہوں تو دیوتا کہلاؤں میں

کردیا خود کو حوالے جب ترے
پھر سکوں دل کا کہاں سے لاؤں میں

آنسوؤں سے ہے مرا رشتہ بہت
کس طرح نغمہ خوشی کا گاؤں میں

طنز کرتے ہیں یہاں مجھ پر سبھی
کیا تری محفل سے اب اُٹھ جاؤں میں

سہ ماہی انتساب عالمی، سیفی لائبریری، سرونج (ایم۔پی)